طرح حضرت عیسٰیؑ کو بھی حضرت جبریلؑ کی مدد حاصل رہی اور انہیں کی مدد سے وہ معجزات دکھائے گئے ــــــــ!!!

؎ یہ طبیعت و خواہش کی پیروی کا نتیجہ بیان کیا گیا ہے کہ جب بھی یہ پیروی پائی گئی ہے اللہ کے پیغمبروں کو جھٹلایا گیا ہے (جیسا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا جا رہا ہے) اور بعض پیغمبروں کو پہلے قتل تک کر دیا گیا ہے۔

۲۔ طبیعت و خواہش پر چلتے رہنے سے دل رفتہ رفتہ قبول کرنے کی وہ استعداد کھو دیتا ہے جو انسان کو حق بات قبول کرنے پہ آمادہ کرتی ہے اور آگے بڑھنے پر مجبور کرتی ہے۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○

وہ کہتے ہیں ہمارے دل غلاف میں ہیں؎ بلکہ اللہ نے اُن کے انکار کی وجہ سے ان پر لعنت کر دی ہے۔ وہ بہت کم ایمان لاتے ہیں؎

●

؎ "ہمارے دل غلاف میں ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دل محفوظ ہیں وہ اِدھر اُدھر کی کوئی بات نہیں قبول کرتے ہیں۔ اسی بنا پر پیغمبر اسلام اور انکی باتوں کو بھی نہیں قبول کرتے ہیں۔

؎ قوم جب پستی و گراوٹ میں مبتلا ہوتی ہے تو وہ پچھلی باتوں اور چیزوں پر جمی رہتی ہے جیسی بھی اور جس حال میں بھی ہوں کسی نئی بات و نئی چیز کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی ہے۔ خواہ اس میں زندگی کی کتنی ہی روشنی اور ترقی کی کیسی ہی راہیں ہوں۔ یہ صورت حال (انکی حرکتوں کی وجہ سے) اللہ کی پھٹکار سے ہوتی ہے جس میں سچائی پر ایمان کی توقع بہت کم ہوتی ہے لیکن خوش فہمی سے وہ حق بات پر مضبوطی سے قائم رہنا اسی کو سمجھتی اور اسی میں مگن اور خوش رہتی ہے۔

۳۔ طبیعت و خواہش پر چلتے رہنے سے ضد و ہٹ دھرمی پیدا ہو جاتی ہے پھر سچائی کو جان لینے اور پہچان لینے کے بعد بھی اس کو ماننے کی توفیق نہیں ہوتی ہے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا

عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب (قرآن) آئی جو اس کتاب (توراۃ) کی تصدیق کرتی ہے جو اُن کے پاس ہے اور پہلے جس سے وہ کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے[۵]۔ جب وہ جانی پہچانی کتاب[۶] آگئی تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا ان کافروں پر اللہ کی لعنت ہے ۔

●

۵ آخری کتاب اور آخری رسول کے آنے کا یہودیوں کو اتنا یقین تھا کہ دشمنوں سے جنگ کے موقع پر کامیابی کے لئے ان کی برکت سے دعا مانگتے تھے جب مقابلہ میں کمزور پڑتے تو دشمنوں کو ڈراتے تھے کہ چند ہی دن کی بات ہے ہم جلد ہی ایک نئی قوت کے مالک بننے والے ہیں جو نئے رسول اور نئی کتاب کے آنے سے ہمیں حاصل ہوگی اس وقت ہم ایک ایک کو دیکھ لیں گے اور ہر ایک سے نمٹ لیں گے ۔

۶ یہ ضد وہٹ دھرمی کی حد ہے کہ جس کو اتنا جانتے اور پہچانتے تھے کہ اس کی آمد کے سہارے جیتے اور اس کی مدد حاصل کرتے تھے اسی کو انہوں نے جھٹلا دیا ۔

۷ ۔ طبیعت و خواہش پر چلتے رہنے سے "حسد" پیدا ہو جاتا ہے جو زندگی کو عذاب جان بنا دیتا اور سچی سے سچی بات کو محض اس بناء پر نہیں قبول کرنے دیتا ہے کہ سہرا اس کے سر نہیں بلکہ دوسرے کے سر بندھ رہا ہے ۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

کیا ہی (بہت ہی) بُری چیز کے بدلے انہوں نے اپنے کو بیچ یا دہ یہ کہ جس کتاب کو اللہ نے اتارا اس حسد[۷] میں آکر اس کا انکار کرنے لگے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (کیوں) اتارتا ہے۔ اس لئے وہ غضب در غضب کے مستحق ہوئے اور کافروں کے لئے رسوا

© rasailojaraid.co

کرنے والا عذاب ہے [۸]

[۷] "بغی" کے معنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "حسد" کئے ہیں جو موقع کے لحاظ سے زیادہ مناسب ہے لیکن عام مفسرین نے اس کے معنی "ضد" کئے ہیں جس سے وہ ضد مراد ہے جو حسد سے پیدا ہوتی اور زیادہ سخت ہوتی ہے۔

[۸] یہودی اپنی گراوٹ کے باوجود دینی معاملات میں اپنے کو جاگیر دار سمجھتے تھے۔ اس بنار پر ان کو یقین تھا کہ آخری پیغمبر اور آخری کتاب سے انہیں کو نوازا جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اس فضیلت و بزرگی سے اُس قوم کو نوازا گیا جو مشرک تھی جس سے وہ "حسد" میں مبتلا ہو گئے اور قرآن و پیغمبر کی ہر بات کو جھٹلانے پر تُل گئے۔

"حسد" کی راہ سے جو برائی آتی ہے وہ سنگین ہوتی اور اس کی سزا بھی سخت ہوتی ہے۔ اسی بنار پر آیت میں غضب در غضب اور رسوا کرنے والے عذاب کی بات کہی گئی ہے۔

"حسد" اللہ کے کام میں دخل اندازی اور اس کے فیصلے پر اعتراض ہے اس بنار پر عام حالت میں بھی بُرا اور بہت سی برائیوں کو جنم دینے والا ہے لیکن خاص حالت میں جبکہ اللہ کسی کو اپنے خاص فضل و انعام سے نوازتا ہے تو نہایت برا اور ذلیل کرنے والا بن جاتا ہے

(جاری ہے)

حضرت مولینا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

اپنی تالیف **وحدتِ اُمّت** میں اگر

○ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رح اور مولانا سید انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ

کے دو ایمان افروز اور سبق آموز واقعات کے سوا اور کچھ نہ لکھتے تب بھی یہ کتاب موتیوں میں تُلنے کی مستحق ہوتی

وقت کے اہم ترین موضوع پر اس بہترین اور مفید ترین کتاب کو

اب مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے شایانِ شان طور پر شائع کیا ہے۔

بڑے سائز کے ۵۲ صفحات ○ عمدہ دبیز کاغذ ○ دیدہ زیب کور

درسِ قرآن

ڈاکٹر اسرار احمد

(۱۲)

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترتیب و تسوید: جمیل الرحمٰن / عاکف سعید

گزشتہ سے پیوستہ

تجدیدِ دعوتِ توحید: آگے چلئے فرمایا۔ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ اب یہاں خطاب ہو رہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ "پس جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، کوئی معبود نہیں۔" یہاں ایک اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ حضورؐ سے کہا جا رہا ہے کہ جان لیجئے (فَاعْلَمْ)۔ تو کیا حضورؐ نہیں جانتے تھے کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں! معاذ اللہ، اس کی ایک تاویل تو یہ ہوگی کہ درحقیقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری امت کے نمائندہ ہونے کی حیثیت حاصل تھی۔ اور پوری امت میں امتِ اجابت بھی شامل ہے، یعنی وہ لوگ جو حضورؐ پر ایمان لے آئے، اور امتِ دعوت بھی، یعنی وہ لوگ جو حضورؐ کی دعوت کے مخاطب ہیں، لیکن انہوں نے دعوت قبول نہیں کی۔ لہٰذا درحقیقت آپؐ کے توسط سے پوری امت اس خطاب کی مخاطب ہے۔ اور بڑے تاکیدی انداز میں یہ بات فرمائی جا رہی ہے کہ: فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ "پس خوب اچھی طرح اس حقیقت کو جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، کوئی معبود نہیں، کوئی بندگی اور پرستش کے لائق نہیں، کوئی دستگیر اور پشت پناہ نہیں، کوئی نافع نہیں، کوئی ضار نہیں،...... اس لئے کہ درحقیقت ایمان بالتوحید ہی میں کوئی نہ کوئی کمی یا آمیزش ہوتی ہے جس کے باعث انسان کے کردار کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ اگر توحید انسان کی سوچ میں رچ بس گئی ہو، اللہ پر یقین پختہ ہو اور اس حقیقت پر گہرا یقین حاصل ہو جائے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (جب تک اللہ کا اذن نہ ہو کوئی انسان تو کیا کوئی لشکر بھی ہمیں گزند نہیں پہنچا سکتا)۔ تو ایک بندۂ مومن کبھی ہراساں نہیں ہو سکتا، خوف کا اس کے

© rasailojaraid.com